سوال: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نیند کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت سیّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نیند موت کی بہن ہے اور جنتی سوئیں گے نہیں۔

سوال: انسان کے رزق کے متعلق آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان سنائیں؟

جواب: حضرت سیّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر آدمی اپنے رزق سے ایسے بھاگے جیسے موت سے بھاگتا ہے تب بھی رزق اسے پہنچ کر رہے گا جیسے موت اسے آکر رہتی ہے۔

سوال: نظر لگنے کے متعلق حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت سیّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ دوعالَم، نبی مکرّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نظر آدمی کو قبر میں اور اونٹ کو دیگ میں پہنچا دیتی ہے۔

سوال: بروزِ قیامت مسلمان فقرا مالداروں سے کتنے سال پہلے جنت میں جائیں گے؟

جواب: حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ غریبوں کے غمگسار آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت مسلمان فقرا مالداروں سے 500 سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور یہ اُس دن کا نصف ہوگا۔

سوال: ابلیس کا تخت کہاں پر ہے؟

جواب: حضرت سیّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ابلیس کا تخت سمندر کے اوپر ہے وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے (جو لوگوں کو فتنہ میں ڈالتے ہیں)، اس کے نزدیک اُن میں سب سے بڑے درجے والا وہ ہے جو سب سے زیادہ فتنہ ڈالے۔

سوال: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سادگی کیسی تھی؟

جواب: حضرت سیّدُنا شریح بن ہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے پوچھا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے گھر آکر کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا: تم لوگوں کی طرح کام کاج میں اپنے گھر والوں کی مدد کرتے، اپنے موزے پر پیوند لگاتے اور اپنی مبارک نعل خود ہی گانٹھ لیا کرتے تھے۔

سوال: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بطورِ مثال کون سا شعر پڑھا کرتے تھے؟

جواب: اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بطورِ مثال یہ شعر کہا کرتے تھے: **وَیَاْتِیْکَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدِ** یعنی تجھے ایسے واقعات سے پالا پڑے گا جن کے لئے تو نے توشہ نہیں لیا ہو گا۔

سوال: نظر لگ جانے کی صورت میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کیا حکم فرمایا کرتے تھے؟

جواب: اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا بیان کرتی ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نظر لگنے کی صورت میں انہیں دم کروانے کا حکم دیا کرتے تھے۔

سوال: قسم کھانے کے متعلق حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کیا تعلیم ارشاد فرمائی؟

جواب: حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نام کی قسم کھاؤ اور پوری کرو اور قسم کو سچا کرو بے شک اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے نام کی قسم کھائی جائے۔

سوال: اللہ پاک کے علاوہ کسی اور کی قسم کھانے کے متعلق حدیث پاک میں کیا آیا ہے؟

جواب: حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: غَیْرُ اللہ کی قسم کھا کر اسے پورا کرنے سے بڑھ کر مجھے یہ پسند ہے کہ میں **اللہ** عَزَّ وَجَلَّ کی قسم کھا کر اسے پورا نہ کروں۔

سوال: دوستی کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت سیّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اپنے دوست کی حفاظت کرو، اپنے دشمن سے دور رہو اور اسی کو دوست بناؤ جو امانت دار ہو اور امانت دار وہی ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا ہے، فاجر کی دوستی سے بچو کہ اس کے فسق و فجور میں پڑ جاؤ گے اور اپنے راز پر اسے مطلع نہ کرو کیونکہ وہ تمہیں رسوا کر دے گا اور اپنے معاملے میں ان لوگوں سے مشورہ کرو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہیں۔

سوال: کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنا کیسا؟

جواب: حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ حضور رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **لَزَوَالُ الدُّنْیَا اَھْوَنُ عَلَی اللہِ مِنْ قَتْلِ مُؤْمِنٍ** یعنی ایک مومن کے قتل کے مقابلے میں دنیا کا ختم ہو جانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک زیادہ ہلکا ہے۔

سوال: نجومیوں، کاہنوں سے قسمت کا حال معلوم کرنا کیسا؟

جواب: کاہنوں اور جوتشیوں سے ہاتھ دکھا کر تقدیر کا بُرا بھلا دریافت کرنا اگر بطورِ اعتقاد ہو یعنی جو یہ بتائے حق ہے تو کفرِ خالص ہے اور اگر بطورِ اعتقاد و تَیَقُّن (یعنی بطورِ یقین) نہ ہو مگر میل و رغبت کے ساتھ ہو تو گناہِ کبیرہ ہے اور اگر بطورِ ہَزل و اِستہزاء (یعنی ہنسی مذاق کے طور پر) ہو تو عَبَث (یعنی بے کار) و مکروہ و حماقت ہے، ہاں! اگر بقصدِ تعجیز (یعنی اسے عاجز کرنے کے لئے) ہو تو حَرَج نہیں۔ (فتاوی رضویہ، ۲۱/ ۱۵۵)

سوال: ایک مومن کے دوسرے مومن پر کتنے حقوق ہیں؟

جواب: حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں: (۱)... جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرے (۲)... جب وہ مر جائے تو اس کے جنازے میں حاضر ہو (۳)... جب وہ دعوت دے تو قبول کرے (۴)... جب اس سے ملے تو سلام کرے (۵)... جب وہ چھینکے (اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے) تو جواب دے اور (۶)... حاضر و غائب اس کی خیر خواہی کرے۔ (نسائی، کتاب الجنائز، باب النھی عن سب الاموات، ص۳۲۸، حدیث: ۱۹۳۵)

سوال: حضرت سیّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں یہ دو چیزیں جمع کر لیتا ہوں تو میرا معاملہ آسان ہو جاتا ہے بتائیں وہ دو چیزیں کون سی ہیں؟

جواب: حضرت سیِّدُنا محمد بن عَمْرو بن عباس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں یہ دو چیزیں جمع کرلیتا ہوں تو میرا معاملہ آسان ہو جاتا ہے (۱)... جب بھی مصیبت آئے صبر کروں اور (۲)... اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فیصلے پر راضی رہوں۔

سوال: اصلاح والا علم کون سا ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کہا کرتا تھا: اپنے اندر کی خرابی کو جان لینا ہی میری اصلاح کرنے والا علم ہے اور کسی کے برا ہونے کو اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے اندر بگاڑ دیکھے اور اس کی اصلاح نہ کرے۔

سوال: اگر کسی نے بالغ ہونے سے پہلے حج کر لیا تھا، اب بالغ ہونے کے بعد صاحبِ اِستطاعت ہونے پر اپنا فرض حج دوبارہ کرنا ہوگا یا پہلے جو کر لیا تھا وہی کافی ہے؟

جواب: نابالغ پر حج فرض نہیں ہوتا لیکن اگر اس نے حج کر لیا تو اس پر ثواب پائے گا کیونکہ نابالغ کی نیکی مقبول ہے ۔ البتہ نابالغی کی حالت میں کیے گئے حج سے فرض حج ادا نہیں ہوگا لہٰذا بالغ ہونے کے بعد اگر وہ صاحبِ اِستطاعت ہوا اور حج فرض ہونے کی دِیگر شرائط بھی پائی گئیں تو اب اسے فرض حج کرنا ہوگا۔

سوال: جھینگا کھانا کیسا ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ نے جھینگے کے بارے میں تحقیق فرمائی ہے اور اسے مچھلی تسلیم کیا ہے مگر یہ بھی فرمایا ہے کہ جھینگے کے مچھلی ہونے یا نہ ہونے میں عُلَما کا اِختلاف ہے اِس لیے بچنا بہتر ہے۔ اب اگر کوئی جھینگا کھائے تو گناہ نہیں مگر اسے کھانے سے بچے تو اچھا ہے۔

سوال: نماز کے آخر میں دو نفل بیٹھ کر کیوں پڑھے جاتے ہیں؟

جواب: نوافل کھڑے ہو کر ہی پڑھنے چاہئیں کیونکہ کھڑے ہو کر پڑھیں گے تو پورا ثواب ملے گا، اگر بِلاعُذر بیٹھ کر پڑھیں گے تو آدھا ثواب ملے گا۔ لہٰذا نوافل بھی کھڑے ہو کر ہی پڑھنے چاہئیں۔ یہ عوام کا خیال ہے کہ نوافل بیٹھ کر پڑھنے چاہئیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

سوال: فتوے اور تقوے میں کیا فرق ہے؟

جواب: بعض بلکہ کئی کام ایسے ہوتے ہیں کہ جن پر فتویٰ یہ ہوتا ہے کہ ان کا کرنا جائز ہے لیکن تقویٰ یہ ہوتا ہے کہ انہیں کرنے سے بچنا بہتر ہے تو ایسے موقع پر یُوں بیان کیا جاتا ہے کہ فتویٰ یہ ہے اور تقویٰ یہ ہے ۔

سوال: پاگل کسے کہتے ہیں؟

جواب: پاگل کی تعریف اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ نے کچھ اِس طرح بیان کی ہے کہ جو بے سبب گالیاں دے اور اینٹ پتھر اُٹھا کر پھینکے ایسا شخص پاگل کہلاتا ہے۔

سوال: کیا فوت شُدہ اَفراد کی رُوحیں اپنے اپنے گھر آتی ہیں؟

جواب: جی ہاں! فوت شُدہ اَفراد کی رُوحیں شَبِ بَراءت میں اپنے اپنے گھروں میں آتی ہیں۔ اور اِس حوالے سے مختلف رِوایات ہیں۔ شَبِ جمعہ، شَبِ بَراءت اور دِیگر بعض خاص مواقع پر رُوحیں گھروں پر آتی ہیں اور اِیصالِ ثواب کا مُطالبہ کرتی ہیں۔

سوال: حضرت وہب بن منبہ رحمۃاللہ علیہ حضور ﷺ کی عقل کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں نے 71 آسمانی کتب میں لکھا دیکھا کہ اللہ پاک نے دُنیا کی اِبتدا سے لے کر اس کے ختم ہونے تک (یعنی قِیامت کے قائم ہونے تک) تمام جہان کے لوگوں کو جتنی عقل عطا کی ہے وہ سب مل کر نبیِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آگے ایسی ہے جیسے تمام دُنیا کے ریگستانوں کے سامنے ریت کا ایک ذرّہ اور بے شک آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں میں سب سے زیادہ عقل والے ہیں۔

سوال: کیا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عاداتِ مُبارکہ میں سے مشورہ کرنا بھی تھا؟

جواب: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنے صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ سے مشورہ کرنا اپنے غلاموں کی حوصلہ افزائی فرمانا ثابت ہے بلکہ ان مشوروں پر عمل کرنا بھی ثابت ہے۔

سوال: جنت میں ایک مکان ہے جسے دار الفرح کہا جاتا ہے بتائیں یہ کس کیلئے ہے؟

جواب: جَنّت میں ایک مکان ہے جس کو دَارُ الفرح کہا جاتا ہے یہ اس کے لیے ہے جو بچّوں کا دِل خوش کرتا ہے۔

سوال: پرندوں کو صَدقے کا گوشت کھلانا کیسا؟

جواب: بعض لوگ چیل، کوّوں کو صَدقے کی نیت سے لُٹا لُٹا کر گوشت کھلاتے ہیں یہ غیر مسلموں کا طریقہ ہے۔

سوال: غم اور اداسی دور کرنے کا وظیفہ بتائیں؟

جواب: روزانہ 60 مَرتبہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھ کر پانی پر دَم کرکے پی لیا کریں اِنْ شَآءَ اللّٰہ آپ کا غم اور اُداسی دُور ہو جائے گی۔

سوال: پیارے آقا ﷺ کی بارگاہ میں جب غم حاضر ہوتا تو آپ ﷺ بارگاہِ خُداوندی میں کن الفاظ کے ساتھ دعا فرماتے تھے؟

جواب: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جب غم حاضر ہوتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بارگاہِ خُداوندی میں عرض کرتے : یَاحَیُّ یَاقَیُّوۡمُ بِرَحۡمَتِکَ اَسۡتَغِیۡثُ۔

سوال: مچھلی پرندوں اور جانوروں وغیرہ کا شِکار کرنا کیسا؟

جواب: کھانے، دَوا کے طور پر اِستعمال کرنے یا بیچنے کے لیے مچھلی کا شِکار کرنا جائز ہے بلکہ اِس مقصد کے لیے باقی حلال جانوروں یا پرندوں کا شِکار بھی کر سکتے ہیں۔ اَلبتہ شِکار کھیلنا حرام ہے جیسا کہ بعض لوگوں کا شِکار کرنے سے کوئی صحیح مقصد نہیں ہوتا، تفریح کے لیے شِکار کرتے اور مار کر پھینک دیتے ہیں تو یہ حرام ہے۔

سوال: حسد اور رشک میں کیا فرق ہے؟

جواب: کسی کی نعمت دیکھ کر یہ تمنا کرنا کہ اس سے چھِن جائے، زوال لگ جائے یہ حَسد کہلاتا ہے، رَشک یہ ہے کہ اس کو جو نعمت ملی، اللہ پاک اس میں بَرکت دے اور ایسی نعمت مجھے بھی عطا کرے۔

سوال: اپنے ہاتھ سے کمانے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: سب سے زیادہ پاکیزہ کھانا وہ ہے جو بندہ اپنی کمائی سے کھائے۔

سوال: پاکی آدھا ایمان ہے اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: امام نووی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: پاکی آدھا اِیمان ہے، اِس کا ایک معنیٰ یہ ہے کہ پاکی کا اَجر بڑھ کر آدھے اِیمان تک پہنچ جاتا ہے۔ دوسرا معنیٰ یہ ہے کہ جس طرح اِیمان لانے سے پچھلے تمام گناہ مِٹ جاتے ہیں اِسی طرح وُضو سے بھی مسلمان کے پچھلے گناہ مِٹا دیئے جاتے ہیں، چونکہ ایمان کے بغیر وُضو نہیں ہوتا اِس لیے فرمایا کہ طہارت یعنی پاکی آدھا اِیمان ہے۔

سوال: اَلطُّهُوۡرُ شَطۡرُ الۡاِیۡمَان اس حدیث پاک کا ترجمہ بتائیں؟

جواب: پاکی آدھا اِیمان ہے۔

سوال: ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عاجزی وانکساری کیسی تھی؟

جواب: ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عاجزی واِنکساری ایسی تھی کہ اپنے مُبارک نعلین خود گانٹھ لیتے یعنی ضَرورت پڑنے پر اپنی مُبارک جوتیاں خود سی لیتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے مُبارک کپڑوں میں پیوند بھی خود لگا لیا کرتے تھے، اِسی طرح آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم گھر کے کام کاج میں مدد فرماتے اور اپنی اَزواج مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُنَّ کے ساتھ گوشت کے ٹکڑے کر لیا کرتے تھے۔

سوال: امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاد کا کس قدر ادب کیا کرتے تھے؟

جواب: حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے بارے میں بھی منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے اُستادِ گرامی کا مکانِ عالیشان سات گلیاں چھوڑ کر تھا لیکن پھر بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ادب کی وجہ سے اُس طرف پاؤں نہیں پھیلاتے تھے۔

سوال: امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے پیر و مرشد غوث پاک رضی اللہ عنہ سے کیسی محبت تھی؟

جواب: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجدِّدِ دِین ومِلّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے اور مجھے بغداد شریف کی سَمت کا پتا چلا ہے تو میں نے اس طرف کبھی جان بوجھ کر پاؤں نہیں کیے کہ میرے پیر و مُرشِد کا مزار اس طرف ہے۔

سوال: خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد کا نام بتائیں؟

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عثمان ہَروَنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ۔

سوال: خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد شیخ عثمان ہرونی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف کہاں ہے؟

جواب: مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ زَادَہَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے مُقَدَّس قبرستان جنَّتُ المعلیٰ۔

سوال: کن پانچ مہینوں کا چاند دیکھنا واجب الکفایہ ہے؟

جواب: شَعبَانُ المُعَظَّم، رَمضانُ المبارک، شَوَّالُ المُکَرَّم، ذُوالقَعدَۃُالحَرام اور ذُوالحِجَّۃُالحَرام اِن پانچ مہینوں کا چاند دیکھنا وَاجِبُ الکِفَایَہ ہے۔

سوال: اگر کسی نے بھولے سے اِفطار کا وقت ہونے سے دو مِنَٹ پہلے اِفطاری کر لی تو کیا اُس کا روزہ ہو جائے گا؟

جواب: اگر سورج غُروب ہونے میں ایک سیکنڈ بھی باقی تھا اور کسی نے بھولے سے اِفطاری کر لی تو اس کا روزہ نہیں ہو گا اور اس پر اس روزے کی قضا فرض ہو گی البتہ غَلَطی سے ایسا ہونے کی وجہ سے اُسے گناہ نہیں ملے گا۔

سوال: جس گھر میں مَیِّت ہو جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ تین دِن تک چولہا نہیں جلا سکتے اور نہ ہی گھر میں کوئی چیز پکا سکتے ہیں کیا یہ بات دُرُست ہے؟

جواب: مَیِّت والے گھر چولہا جلانے میں کوئی حرج نہیں ہے، کھانا پکانا بھی جائز ہے۔ یہ عوام نے اپنے اوپر خود مشکلات ڈالی ہوئی ہیں (شریعت میں اِن باتوں کی کوئی حقیقت نہیں)۔

سوال: مُعاف کرنے کی فضیلت بتائیں۔

جواب: جو بندے کو مُعاف کرے گا اللہ پاک اُسے معاف فرمائے گا۔

سوال: نظر کی کمزوری دور کرنے کا وظیفہ بتائیں؟

جواب: ہر نماز کے بعد پیشانی پر ہاتھ رکھ کر ایک سانس میں " یَا نُوْرُ 11 " بار پڑھیں اور اُنگلیوں پر دَم کر کے آنکھوں پر پھیر لیں۔

سوال: جب بندہ قبرستان میں فاتحہ کے لیے جائے تو کس طرف رُخ کر کے کھڑا ہونا چاہیے؟

جواب: قبلے کی طرف پیٹھ اور میِّت کے چہرے کی طرف مُنہ کر کے کھڑا ہو اور سَلام کرے اور ایسے ہی کھڑے کھڑے اِیصالِ ثواب بھی کر دے۔

سوال: منزل سُناتے وقت جو سجدے آتے ہیں، کیا یہ سجدے کرنا واجِب ہو گا؟

جواب: بالغ جب آیتِ سجدہ پڑھے یا سُنے گا تو اُس پر سجدہ فرض ہو گا۔

سوال: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ اس حدیث پاک کا ترجمہ بتائیں؟

جواب: دُعا عبادت کا مغز ہے۔

سوال: حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرتِ سَیِّدَتُنا حوّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا نکاح کس نے پڑھایا؟

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرتِ سَیِّدَتُنا حوّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا نکاح اللہ پاک نے فرمایا تھا

سوال: حضرت حوا رضی اللہ عنہا کا حق مہر کیا تھا؟

جواب: حق مہر 10 دُرُود شریف تھا۔

سوال: جنت البقیع کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: بَقِیْعُ الْغَرْقَد۔

سوال: جنت البقیع کو بقیع غرقد کیوں کہا جاتا تھا؟

جواب: مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: عربی میں بَقِیْع دَرخت والے میدان کو کہتے ہیں۔ غرقد ایک خاص دَرخت کا نام ہے چونکہ اس میدان میں پہلے غرقد کے دَرخت تھے اسی لیے اِس جگہ کا نام بَقِیْعُ الْغَرْقَد ہو گیا۔

سوال: کیا نفلی اور فرض روزوں کے لیے سحری کرنا لازم ہے؟

جواب: روزے کے لیے سحری کرنا سُنَّت ہے لازم نہیں لہٰذا اگر کسی نے بغیر سحری کے روزہ رکھا تب بھی روزہ ہو جائے گا۔ البتہ سحری کرنی چاہیے تاکہ سُنَّت پر عمل کی سعادت حاصِل ہو۔

سوال: کیا اِنسان پر ناموں کے اثرات مُرتب ہوتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! انسان پر ناموں کے اثرات مُرتب ہوتے ہیں۔

سوال: (كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ-) ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے، یہاں چکھنے سے کیا مُراد ہے؟

جواب: (کُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَۃُ الۡمَوۡتِ ؕ-) (پ ۱۷، الانبیاء: ۳۵) ترجمہ کنزالایمان: " ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔" یعنی ہر جاندار کو مَرنا ہے اور اس کو موت پیش آئے گی۔

سوال: صبح جلدی بیدار ہونے کا وَظیفہ بتائیں۔

جواب: سورۂ کہف کی آخری چار آیات پڑھ کر جس وقت اُٹھنے کا اِرادہ ہو اس وقت کی نیت کر لیں کہ میں اتنے بجے اُٹھوں گا تو اُمّید ہے کہ اُس وقت آنکھ کُھل جائے گی۔

سوال: مُرغی کے پوٹے کھانا صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: پوٹوں کا چھلکا جو نِجاست کے ساتھ مِلا ہوا ہو اُسے اُتار کر جو گوشت بچے اُسے کھا سکتے ہیں۔

سوال: کیا پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وِصال کے وقت مِسواک اِستعمال فرمائی تھی؟

جواب: جی ہاں! وِصالِ ظاہری کے وقت اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا نے اپنے مُنہ مُبارَک میں مِسواک چبا کر پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پیش کی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مِسواک اِستعمال فرمائی تھی۔

سوال: کیا ہاتھ پاؤں کی زائد انگلیاں کٹوا سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! اگر زائد عضو ہو تو عُلَمائے کِرام اسے کٹوانے کی اِجازت دیتے ہیں (جبکہ اس زائد عضو کو کاٹنے میں ہلاکت کا غالِب اندیشہ نہ ہو ورنہ اِجازت نہیں۔)

سوال: پنج وقتہ نماز کے بعد پڑھنے والا وَظیفہ بتائیں؟

جواب: ہر نماز کے بعد آیۃُ الکُرسی پڑھیے اِنۡ شَآءَ اللہ جنّت میں داخِلہ ملے گا۔ نیز ہر نماز کے بعد 33 بار سُبۡحٰنَ اللہ، 33 بار اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ اور 34 بار اَللہُ اَکۡبَر پڑھیں یا 33 بار اَللہُ اَکۡبَر اور ایک بار آخر میں چوتھا کلمہ پڑھ لیجئے۔ یہ وہ اَوراد ہیں جو اَحادیثِ مُبارَکہ میں آئے ہیں۔

سوال: وہ کون سی ام المؤمنین رضی اللہ عنہا ہیں جن سے حضور ﷺ نے حالت احرام میں نکاح فرمایا؟

جواب: بخاری شریف کی رِوایت میں ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ عَنۡھا سے حالتِ اِحرام میں نکاح فرمایا۔

سوال: کیا حالت احرام میں نکاح کرنا جائز ہے؟

جواب: مُحرِم یعنی جس نے حج یا عمرہ کا اِحرام باندھا ہو، اس کو اس حالت میں نکاح کرنے کی شرعاً اِجازت ہے یعنی اِحرام میں نکاح ہو سکتا ہے۔

سوال: کیا بچوں سے دُعائے مغفرت کروانا امیرُ المُؤمنین حضرتِ سَیِّدُ نا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کی سُنّت ہے ؟

جواب: جی ہاں ! بچوں سے دُعائے مغفرت کروانا امیرُ المُؤمنین حضرتِ سَیِّدُ نا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کی سُنّت ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ بچوں سے اپنی مغفرت کی دُعا کروایا کرتے تھے۔

سوال: قرضِ حَسَنَہ کسے کہتے ہیں ؟

جواب: قرضِ حَسَنَہ کے بارے میں ہمارے ہاں عوام میں یہ مشہور ہے کہ قرضِ حَسَنَہ وہ ہوتا ہے کہ جسے دے کر بھول جاؤ، اگر مقروض دینا چاہے تو دے دے اور اگر نہ دینا چاہے تو نہ دے، یہ قرضِ حَسَنہ کی عوامی تعریف ہے حالانکہ ہر قرض قرضِ حَسَنَہ یعنی اچھا قرض ہوتا ہے جو مسلمان کو اس کی خیر خواہی کی نیت سے دیا جائے اور سود سے پاک ہو۔

سوال: اَنگوٹھی کتنے وزن کی پہننی چاہیے ؟

جواب: مَرد کو صِرف چاندی کی ایک اَنگوٹھی جس کا وزن ساڑھے چار ماشے سے کم ہو اور وہ ایک نگ والی ہو پہننا جائز ہے۔

سوال 1: اگر پانی میں مکھی یا مچھر مَرا ہوا ہو تو کیا اس پانی سے وُضو یا غسل کر سکتے ہیں ؟

جواب: جی ہاں۔ جس پانی میں مکھی یا مچھر مَرا ہوا ہو تو اس پانی سے وُضو یا غسل کر سکتے ہیں۔

سوال: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ خاکِ مدینہ کا کس قدر احترام کیا کرتے تھے ؟

جواب: حضرتِ سَیِّدُ نا امام مالک رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہِ خاکِ مدینہ کا اِتنا اِحترام کرتے کہ آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہِ نے مدینۂ منورہ زَادَہَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعظِیماً میں کبھی بھی قضائے حاجت نہیں کی یعنی پیشاب وغیرہ کے لیے ہمیشہ حرمِ مدینہ سے باہر تشریف لے جاتے البتہ بیماری کی حالت میں مجبوری تھی۔

سوال: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کتنے سال کی عمر میں درس حدیث دینا شروع کیا؟

جواب: حضرتِ سَیِّدُ نا امام مالک رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہِ نے 17 برس کی عمر سے ہی دَرسِ حدیث دینا شروع کر دیا تھا۔

سوال: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا درس حدیث کا انداز کیسا تھا؟

جواب: آپ عمدہ لباس پہن کر خوشبو لگا کر نہایت عاجزی کے ساتھ اپنے مُبارَک کمرے سے باہر تشریف لا کر اس چوکی پر بااَدب بیٹھتے۔ دَرسِ حدیث کے دَوران کبھی پہلو نہ بدلتے جیسے ہم لوگ بیٹھے بیٹھے کبھی ٹانگ اونچی کرتے ہیں اور کبھی نیچے تو امام مالک رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہِ دَرسِ حدیث کے دَوران کبھی پہلو نہ بدلتے تھے۔ جب تک اس مجلس میں اَحادیثِ مُبارَکہ پڑھی جاتی تو اَنگیٹھی میں عُود اور لوبان سلگتا رہتا، خوشبو آتی رہتی۔

سوال: ہمارے نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سدرۃ المنتھی پر کس سواری پر تشریف لے گئے تھے؟
جواب: رَفرف نامی ایک سواری پر۔
سوال: مِعراج شریف کا واقعہ کس سال پیش آیا؟
جواب: مِعراج شریف کا واقعہ نبوت کے گیارھویں سال پیش آیا۔
سوال: ام المؤمنین سیدِتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے کیا لقب عطا فرمایا؟
جواب: حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے عمر! بے شک زینب بنتِ جحش اَوّاہ ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: یَارَسُوۡلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اَوّاہ سے کیا مُراد ہے؟ اِرشاد فرمایا: خُشُوع کرنے والی اور خُدا کے حضور گڑگڑانے والی۔
سوال: سلام میں "کعبے کے بَدۡرُالدُّجٰی" اور "طیبہ کے شَمۡسُ الضُّحٰی" کے اَلفاظ آتے ہیں، ان کے کیا معنیٰ ہیں؟
جواب: بدر کے معنیٰ ہیں: چودھویں کا چاند، اندھیرے کو دُور کرنے والا چاند۔ "کعبے کے بَدۡرُالدُّجٰی" کے معنیٰ ہوئے: اندھیرا دور کرنے والے کعبے کے چمک دار چاند۔ شَمۡسُ الضُّحٰی کے معنیٰ ہیں: روشن سورج۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شَمۡسُ الضُّحٰی یعنی روشن سورج، روشنی پھیلانے والے ہیں۔
سوال: اگر نماز کے دَوران سالن والی، مِرچوں والی ڈکار آجائے تو کیا نماز اور وُضو ٹوٹ جائے گا؟
جواب: نماز کے دَوران سالن والی ڈکار سے نہ نماز ٹوٹے گی اور نہ وُضو ٹوٹے گا۔
سوال: قصر نماز کسے کہتے ہیں اور اس نماز کو کیسے پڑھتے ہیں؟
جواب: مُسافرِ شرعی جو چار رکعتی فرض نماز کو دو دو پڑھے گا، اِس کو قصر کرنا کہتے ہیں مثلاً ظہر، عصر اور عشا کے چار چار فرض ہیں، ان چار چار فرضوں کو دو دو پڑھنا واجب ہے۔
سوال: اشھر حج کن مہینوں کو کہا جاتا ہے؟
جواب: شَوَّالُ الۡمُکَرَّم، ذِیۡقَعۡدَۃُ الۡحَرَام اور ذُوالۡحِجَّۃِ الۡحَرَام ان تین مہینوں کو اَشہرِ حج (یعنی حج کے مہینے) بھی کہا جاتا ہے۔
سوال: حضور ﷺ کے شہزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام بتائیں؟
جواب: حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا۔
سوال: پیشہ ور بھکاریوں کو بھیک دینا کیسا؟
جواب: اگر کسی کے بارے میں یہ پتا ہو کہ وہ پیشہ ور بھکاری ہے تو اُسے بھیک دینا ہی جائز نہیں ہے کیونکہ ایسوں کو بھیک مانگنا گناہ ہے اور انہیں بھیک دینا گویا ان کی اس گناہ پر مدد کرنا ہے۔

سوال: حضرتِ سَیِّدُ نا ابو طیب طبری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے 100 سال سے زیادہ عُمر پائی اور آپ اس عمر میں بھی ذہنی اور جسمانی لحاظ سے تندرست تھے جب آپ نے اس متعلق پوچھا گیا تو آپ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرتِ سَیِّدُ نا ابو طیب طبری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے 100 سال سے زیادہ عُمر پائی اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ذہنی اور جسمانی لحاظ سے تندرست و توانا تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے کسی نے صحت کا راز پوچھا تو فرمایا: میں نے جوانی میں اپنی جسمانی صَلاحیتوں کو گناہوں سے محفوظ رکھا اور آج جب میں بوڑھا ہو گیا ہوں تو اللہ پاک نے انہیں میرے لیے باقی رکھا ہے۔

سوال: حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ شعبان کے پانچ حروفوں کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

جواب: سرکار غوثِ اعظم شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ لفظِ "شعبان" کے پانچ حُروف "ش، ع، ب، ا، ن" کے متعلق فرماتے ہیں: "ش" سے مُراد شَرف یعنی بزرگی، "ع" سے مُراد عُلُوّ یعنی بلندی، "ب" سے مُراد بِر یعنی اِحسان و بھلائی، "ا" سے مُراد اُلفت اور "ن" سے مُراد نور ہے۔ اللہ پاک یہ تمام چیزیں اپنے بندوں کو اِس مہینے میں عطا فرماتا ہے۔

سوال: آیتِ مُبارکہ: اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ (کس مہینے میں نازل ہوئی؟

جواب: آیتِ مُبارکہ ﴿ : اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ﴾ ۔پ ۲۲، الاحزاب :۵۶) ترجمہ کنز الایمان: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے دُرُود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے) نبی (پر۔ (آیتِ دُرُود کہلاتی ہے یہ بھی شَعبَانُ المُعَظَّم میں نازِل ہوئی۔

سوال: امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا وصال کب اور کہاں ہوا؟

جواب: بغداد میں 2 شعبان 150 ہجری کو ہوا۔

سوال: حضور ﷺ کا پسندیدہ مہینہ کون سا تھا؟

جواب: حضرتِ سَیِّدُ نا عبدُاللہ بن ابی قَیس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ اُنہوں نے حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو فرماتے ہوئے سُنا، رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّم کا پسندیدہ مہینا شَعبَانُ المُعَظَّم تھا کہ اس میں روزے رکھا کرتے پھر اسے رَمَضان سے ملا دیتے۔

سوال: اِسلام کا کیا معنیٰ ہے؟

جواب: اِسلام کا معنیٰ "ماننا اور دِل سے قبول کرنا" ہے۔ تَصدیق کا مقام دِل ہے جبکہ فرمانبرداری اس کا نتیجہ ہے جو کہ جسم کے ہر حصّے سے ظاہر ہوتی ہے۔

سوال: سُوال: اَرکانِ اِسلام کتنے ہیں؟

جواب: اَرکانِ اِسلام پانچ ہیں۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُاللہ بِن عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اِسلام پانچ چیزوں پر قائم کیا گیا ہے: (1) اِس بات کی گواہی دینا کہ اللہ پاک کے سِوا کوئی معبود نہیں اور محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے بندے اور رَسُول ہیں (2) نماز قائم کرنا (3) زکوۃ دینا (4) حج کرنا (5) رَمضان کے روزے رکھنا۔

سوال: حدیث پاک میں اسلام کے ارکانوں کو ستونوں سے تشبیہ کیوں دی گئ؟

جواب: حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: یعنی اِسلام مثلِ خیمہ یا چھت کے ہے اور یہ پانچ اَرکان اس کے پانچ ستونوں کی طرح ہیں کہ جو کوئی ان میں سے ایک کا بھی اِنکار کرے گا وہ اِسلام سے نکل جائے گا اور اس کا اِسلام منہدم ہو جائے گا یعنی اِسلام کی عمارت گر جائے گی۔

سوال: کیا قضائے عُمری ضَروری ہے؟

جواب: قضائے عُمری فرض ہے۔ جس کی نمازیں قضا ہو گئیں اس کی توبہ کی صورت یہی ہے کہ وہ توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ تلافی بھی کرے یعنی جو نمازیں قضا ہوئی ہیں وہ سب کی سب ادا بھی کرے۔

01

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے

اُٹھا لے جائے تھوڑی خاک اُن کے آستانے سے

تمہارے دَر کے ٹکڑوں سے پڑا پلتا ہے اِک عالم

گزارا سب کا ہوتا ہے اِسی محتاج خانے سے

شبِ اَسرا کے دولھا پر نچھاوَر ہونے والی تھی

نہیں تو کیا غرض تھی اتنی جانوں کے بنانے سے

کوئی فردوس ہو یا خلد ہو ہم کو غرض مطلب

لگایا اب تو بستر آپ ہی کے آستانے سے

نہ کیوں اُن کی طرف اللہ سو سو پیار سے دیکھے

جو اپنی آنکھیں ملتے ہیں تمہارے آستانے سے

تمہارے تو وہ احساں اور یہ نافرمانیاں اپنی

ہمیں تو شرم سی آتی ہے تم کو منہ دکھانے سے

بہارِ خلد صدقے ہو رہی ہے رُوئے عاشق پر

کھلی جاتی ہیں کلیاں دِل کی تیرے مسکرانے سے

زمیں تھوڑی سی دیدے بہرِ مدفن اپنے کوچہ میں

لگا دے میرے پیارے میری مٹی بھی ٹھکانے سے

پلٹتا ہے جو زائر اُس سے کہتا ہے نصیب اُس کا

ارے غافل قضا بہتر ہے یاں سے پھر کے جانے سے

بلا لو اپنے دَر پر اب تو ہم خانہ بدوشوں کو

پھریں کب تک ذلیل و خوار دَر دَر بے ٹھکانے سے

نہ پہنچے اُن کے قدموں تک نہ کچھ حسنِ عمل ہی ہے

حسنؔ کیا پوچھتے ہو ہم گئے گزرے زمانے سے

02

بہارِ جاں فزا تم ہو نسیم داستاں تم ہو

بہارِ باغِ رِضواں تم سے ہے زیبِ جناں تم ہو

حبیبِ رَبِّ رحمٰں تم مکینِ لامکاں تم ہو

سرِ ہر دو جہاں تم ہو شہِ شاہنشہاں تم ہو

حقیقت آپ کی مستور ہے یوں تو نہاں تم ہو

نمایاں ذَرّے ذَرّے سے ہیں جلوے یوں عیاں تم ہو

حقیقت سے تمہاری جز خدا اور کون واقف ہے

کہے تو کیا کہے کوئی چنیں تم ہو چناں تم ہو

خدا کی سلطنت کا دو جہاں میں کون دولہا ہے

تم ہی تم ہو تم ہی تم ہو یہاں تم ہو وہاں تم ہو

تمہارا نور ہی ساری ہے ان ساری بہاروں میں

بہاروں میں نہاں تم ہو بہاروں سے عیاں تم ہو

زمین و آسماں کی سب بہاریں آپ کا صدقہ

بہارِ بے خزاں تم ہو بہارِ جاوِداں تم ہو

تمہارے حسن و رنگ و بو کی گل بوٹے حکایت ہیں

بہارِ گلستاں تم ہو بہارِ بوستاں تم ہو

تمہاری تابشِ رُخ ہی سے روشن ذرّہ ذرّہ ہے

مہ و خورشید و اَنجم برق میں جلوہ کناں تم ہو

نظر عارِف کو ہر عالم میں آیا آپ کا عالم

نہ ہوتے تم تو کیا ہوتا بہارِ ہر جہاں تم ہو

تمہارے جلوۂ رنگیں ہی کی ساری بہاریں ہیں

بہاروں سے عیاں تم ہو بہاروں میں نِہاں تم ہو

مجسم رحمتِ حق ہو کہ اپنا غم نہ اَندیشہ

مگر ہم سے سیہ کاروں کی خاطر یوں رَواں تم ہو

کجا ہم خاک اُفتادہ کُجا تم اے شہ بالا

اگر مثل زمیں ہم ہیں تو مثل آسماں تم ہو

یہ کیا میں نے کہا مثل سما تم ہو مَعَاذَ اللّٰہ

مُنَزَّہ مثل سے برتر زِ ہر وہم و گماں تم ہو

میں بھولا آپ کی رِفعت سے نسبت ہی ہمیں کیا ہے

وہ کہنے بھر کی نسبت تھی کہاں ہم ہیں کہاں تم ہو

میں بیکس ہوں میں بے بس ہوں مگر کس کا تمہارا ہوں

تَہِ دامن مجھے لے لو پناہِ بے کساں تم ہو

حقیقت میں نہ بیکس ہوں نہ بے بس ہوں نہ ناطاقت

میں صدقے جاؤں مجھ کمزور کے تاب وتواں تم ہو

ہمیں اُمید ہے روزِ قیامت اُن کی رحمت سے

کہ فرمائیں اِدھر آؤ نہ مایوس اَز جناں تم ہو

ستم کارو خطاکارو سیہ کارو جفاکارو

ہمارے دامنِ رحمت میں آجاؤ کہاں تم ہو

ستم کارو چلے آؤ چلے آؤ چلے آؤ

ہمارے ہو ہمارے ہو اگرچہ اَزبداں تم ہو

تمہارے ہوتے ساتے دَرد دُکھ کس سے کہوں پیارے

شفیعِ عاصیاں تم ہو وکیلِ مُجرماں تم ہو

مسیحِ پاک کے قرباں مگر جانِ دل واِیماں

ہمارے دَرد کے دَرماں طبیبِ اِنس وجاں تم ہو

دکھائے لاکھ آنکھیں مہرِ محشر کچھ نہیں پروا

خدا رکھے تمہیں تم ہو مرے اَمن واَماں تم ہو

رِیاضت کے یہی دن ہیں بڑھاپے میں کہاں ہمت

جو کچھ کرنا ہو اب کرلو ابھی نوریؔ جواں تم ہو

فقط نسبت کا جیسا ہوں حقیقی نوری ہو جاؤں

مجھے جو دیکھے کہہ اُٹھے میاں نوری میاں تم ہو

ثنا منظور ہے ان کی نہیں یہ مُدّعا نوریؔ

سخن سنج و سخنور ہو سخن کے نکتہ داں تم ہو

03

بلالو پھر مجھے اے شاہِ بحر و بَر مدینے میں
میں پھر روتا ہوا آؤں ترِے دَر پر مدینے میں

میں پہنچوں کوئے جاناں میں گریباں چاک سینہ چاک
گرا دے کاش مجھ کو شوق تڑپا کر مدینے میں

سلامِ شوق کہنا حاجیو میرا بھی رو رو کر
تمہیں آئے نظر جب روضۂ انور مدینے میں

پیامِ شوق لیتے جاؤ میرا قافلے والو
سنانا داستانِ غم مری رو کر مدینے میں

مِرا غم بھی تو دیکھو میں پڑا ہوں دُور طیبہ سے
سُکوں پائے گا بس میرا دلِ مُضطَر مدینے میں

نہ ہو مایوس دیوانو پکارے جاؤ تم ان کو
بُلائیں گے تمہیں بھی ایک دن سرور مدینے میں

بُلالو ہم غریبوں کو بُلا لو یا رسولَ اللہ
پئے شَبِیّر و شَبَّر فاطِمہ حیدر مدینے میں

خدایا واسطہ دیتا ہوں میرے غوثِ اعظم کا
دکھا دے سبز گنبد کا حسیں منظر مدینے میں

وسیلہ تجھ کو بوبکر و عمر، عثمان و حیدر کا

الٰہی تُو عطا کر دے ہمیں بھی گھر مدینے میں

مدینے جب میں پہنچوں کاش ایسا کیف طاری ہو
کہ روتے روتے گر جاؤں میں غش کھا کر مدینے میں

نِقابِ رُخ الٹ جائے ترا جلوہ نظر آئے
جب آئے کاش! تیرا سائلِ بے پر مدینے میں

جو تیری دید ہو جائے تو میری عید ہو جائے
غم اپنا دے مجھے عیدی میں بلوا کر مدینے میں

مدینے جوں ہی پہنچا اشک جاری ہو گئے میرے
دمِ رخصت بھی رویا ہچکیاں بھر کر مدینے میں

مدینے کی جدائی عاشقوں پر شاق ہوتی ہے
وہ روتے ہیں تڑپ کر ہچکیاں بھر کر مدینے میں

کہیں بھی سوز ہے دنیا کے گلزاروں میں باغوں میں ؟
فَضا پُر کیف ہے لو دیکھ لو آ کر مدینے میں

وہاں اک سانس مل جائے یہی ہے زِیست کا حاصل
وہ قسمت کا دھنی ہے جو گیا دم بھر مدینے میں

مدینہ جنّتُ الفردوس سے بھی اَولی و اعلیٰ
رسولِ پاک کا ہے روضۂ انور مدینے میں

چلو چوکھٹ پہ ان کی رکھ کے سر قربان ہو جائیں
حیاتِ جاوِدانی پائیں گے مر کر مدینے میں

مدینہ میرا سینہ ہو مرا سینہ مدینہ ہو

مدینہ دل کے اندر رہو دلِ مُضطر مدینے میں

مجھے نیکی کی دعوت کیلئے رکھّو جہاں بھی کاش!

میں خوابوں میں پہنچتا ہی رہوں اکثر مدینے میں

نہ دولت دے نہ ثروت دے مجھے بس یہ سعادت دے

ترے قدموں میں مر جاؤں میں رو رو کر مدینے میں

عطا کردو عطا کردو بقیعِ پاک میں مدفن

مِری بن جائے تربت یا شہِ کوثر مدینے میں

مدینہ اس لیے عطارؔ جان و دل سے ہے پیارا

کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے سرور مدینے میں

04

بھینی سُہانی صبح میں ٹھنڈک جِگر کی ہے
کلیاں کِھلیں دِلوں کی ہوا یہ کِدھر کی ہے

کھبتی ہوئی نظر میں ادا کِس سحر کی ہے
چبھتی ہوئی جِگر میں صَدا کس گجر کی ہے

ڈالیں ہَری ہَری ہیں تو بالیں بھری بھری
کشتِ اَمَل پَری ہے یہ بارش کدھر کی ہے

ہم جائیں اور قدم سے لپٹ کر حرم کہے
سونپا خدا کو یہ عظمت کس سفر کی ہے

اللہُ اَکْبَر! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک
حسرت ملائکہ کو جہاں وَضعِ سر کی ہے

معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زائرو!
کُرسی سے اُونچی کُرسی اسی پاک گھر کی ہے

عشاقِ رَوضہ سجدہ میں سُوئے حرم جُھکے
اللہ جانتا ہے کہ نیّت کِدھر کی ہے

یہ گھر یہ در ہے اس کا جو گھر در سے پاک ہے
مژدہ ہو بے گھرو کہ صلا اچّھے گھر کی ہے

محبوبِ ربِّ عرش ہے اس سَبز قبّہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے

چھائے ملائکہ ہیں لگاتار ہے درود!

بدلے ہیں پہرے بدلی میں بارش دُرر کی ہے
سعدین کا قِران ہے پہلوئے ماہ میں
جُھرمٹ کیے ہیں تارے تجلّی قمر کی ہے
ستّر ہزار صبح ہیں ستّر ہزار شام
یُوں بندگیِ زُلف ورُخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رُخصت ہی بار گاہ سے بس اس قدر کی ہے
تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب
بے حکم کب مجال پرندے کو پر کی ہے
اے وائے بے کسیِ تمنّا کہ اب اُمید
دن کو نہ شام کی ہے نہ شب کو سحر کی ہے
یہ بدلیاں نہ ہوں تو کروروں کی آس جائے
اور بار گاہ مرحمت عام تر کی ہے
معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایکبار بار
عاصی پڑے رہیں تو صَلا عمر بھر کی ہے
زِندہ رہیں تو حاضریِ بارگہ نصیب
مر جائیں تو حیاتِ اَبد عیش گھر کی ہے
مَا و شُما تو کیا کہ خلیلِ جلیل کو
کل دیکھنا کہ اُن سے تمنّا نظر کی ہے
اپنا شرف دُعا سے ہے باقی رہا قبول
یہ جانیں ان کے ہاتھ میں کنجی اثر کی ہے

جو چاہے ان سے مانگ کہ دونوں جہاں کی خیر
زر نا خریدہ ایک کنیز اُن کے گھر کی ہے
رُومی غلام دن حبشی باندیاں شبیں
گِنتی کنیز زادوں میں شام و سحر کی ہے
اتنا عجب بلندیِ جنت پہ کس لئے
دیکھا نہیں کہ بھیک یہ کس اونچے گھر کی ہے
عرشِ بریں پہ کیوں نہ ہو فردوس کا دماغ
اُتری ہوئی شبیہہ ترے بام و در کی ہے
وہ خلد جس میں اُترے گی اَبرار کی برات
اَدنیٰ نچھاور اس مِرے دُولھا کے سر کی ہے
سنکی وہ دیکھ بادِ شفاعت کہ دے ہوا
یہ آبرو رضاؔ ترے دامانِ تر کی ہے

05

لَحد میں   عشقِ رخِ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لیکے چلے
تِرے غلاموں   کا نقشِ قدم ہے راہِخدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سُراغ لے کے چلے
جِنان بنے گی مُحِبّانِ چار یار کی قبر
جو اپنے سینہ میں   یہ چار باغ لے کے چلے
گیئ، زیارتِ در کی، صَد آہ واپس آئے
نظر کے اشک پچھے دل کا داغ لے کے چلے
مدینہ جانِ جِنان و جہاں   ہے وہ سن لیں
جنھیں   جنونِ جِناں   سوئے زاغ لے کے -چلے
تِری سَحابِ سخن سے نہ مَم کہ نم سے بھی کم
بَلِیغ بہرِ بلاغت بَلاغ لے کے چلے
حضورِ طیبہ سے بھی کوئی کام بڑھ کر ہے
کہ جھوٹے حیلہ مکر و فَراغ لے کے چلے
تمہارے وصفِ جمال و کمال میں   جبریل
محال ہی کہ مجال و مَساغ لے کے چلے
گلہ نہیں   ہے مرید رشید شیطاں   سے
کہ اس کے وسعتِ علمی کا لاغ لے کے چلے

ہر ایک اپنے بڑے کی بڑائی کرتا ہے
ہر ایک مُغْبَچہ مُغ کا اَیاغ لے کے چلے
مگر خدا پہ جو دھبّہ دَروغ کا تھوپا
یہ کس لعیں کی غلامی کا داغ لے کے چلے
وُقوعِ کِذب کے معنٰی درست اور قُدّوس
ہیئی کی پھوٹے عجب سبز باغ لے کے چلے
جہاں میں کوئی بھی کافر سا کافر ایسا ہے
کہ اپنی ربّ پہ سَفاہَت کا داغ لے کے چلے
پڑی ہے اندھے کو عادت کہ شوربے ہی سے کھائے
بٹیر ہاتھ نہ آئی تو زاغ لے کے چلے
خبیث بہرِ خبیثہ خبیثہ بہرِ خبیث
کہ ساتھ جنس کو باز و کُلاغ لے کے چلے
جو دین کوّوں کو دے بیٹھی ان کو یکساں ہے
کلاغ لے کے چلے یا اُلاغ لے کے چلے
رضاؔ کسی سگِ طیبہ کے پاؤں بھی چُومے
تم اور آہ کہ اتنا دماغ لے کے چلے